احکامِ شریعت
اعلیٰ حضرت احمد رضا خاں بریلوی

مسلکِ اہلِ سنّت کے مطابق روزمرّہ شرعی مسائل کا مستند مجموعہ

تینوں حصے مکمل معہ ملفوظات
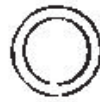
تصنیف لطیف

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان بریلوی قادری قدس سرہ العزیز

شبّیر برادرز ۴۰۔ بی اردو بازار لاہور

فون ۔۔۔۔۔۔ ۴۲۳۲۲۵۰۶

نام کتاب ——— احکام شریعت (مکمل تین حصے)

نام مصنف ——— اعلیحضرت احمد رضا خاں بریلوی ؒ

سال طباعت ——— ۱۹۹۶ء

ناشر ——— شبیر برادرز۔ اردو بازار لاہور

قیمت ——— -/۹۰ روپے

تحریر فرما کر اس سنات ہوں اس کے بعد سائل نے چھ ورق میں وہ خطوط لکھے تھے جو اس شخص نے آریوں کے پاس بھیجے تھے۔ بینوا توجروا۔

الجواب یہ کلمات اگر اُس شخص نے دل سے کہے جب تو اُس کا کفر صریح ظاہر واضح ہے جس میں کسی جاہل کو بھی تامل نہیں ہو سکتا اسلام کی حقانیت میں اُس کو شبہہ ہے کفر کی طرف مائل بلکہ اُس کا مشتاق اور اُس کے شکوک رفع ہوں یا نہ ہوں وہ آریہ بنے یا نہ بنے اسلام سے تو اس وقت نکل گیا والعیاذ باللہ تعالیٰ اور اگر دل میں ان باتوں کو جھوٹ جانتا ہے آریہ کو دھوکہ دینے کے لیے ایسے الفاظ استعمال کیے ہیں تو اول تو یہ دھوکہ کا عذر محض جھوٹ باطل ہے اور بفرض غلط اگر ہو بھی تو دینا کیا ضرور ہے اور بفرض غلط ضرور بھی ہو تو اکراہ تک نہیں پہنچ سکتا واحد قہار عز جلالہ نے صرف اکراہ کا استثناء فرمایا۔ الا من اکرہ وقلبہ مطمئن بالایمان۔ بہر حال اُس کو واعظ بنانا حرام اُس کا وعظ سننا ناجائز اُس کو امام بنانا حرام اُس کے پیچھے نماز باطل رہا امیر المومنین علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کے مرتبہ کو شان حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی برابر کہنا اُس کے کفر صریح وارتداد خالص ہونے میں کسی رافضی کو کلام نہیں ہو سکتا نہ کہ اہل سنت جن کا ایمان یہ ہے کہ کسی غیر نبی کو کسی نبی کا ہمسر کہنے والا کافر ہے ایسے شخص کے جتنے معاون ہیں وہ سب بھی اُسی کے حکم میں ہیں مارہرہ شریف کے صاحبزادوں میں ایسے تاریک ناپاک گندے خیالوں کا کوئی شخص معلوم نہیں خصوصاً عالم ظاہرا اُس نے یہ انتساب محض جھوٹ طور پر کیا اور اگر بالفرض صحیح بھی تھا تو اب جھوٹ ہو گیا۔ قال اللہ تعالیٰ انہ لیس من اھلك انہ عمل غیر صالح۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ۔ حق حاصل کرنا کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ اپنا حق حاصل کرنے کے لیے جھوٹی بات کہنا کہاں تک جائز ہے۔

بینوا توجروا۔

الجواب اپنا حق مردہ زندہ کرنے کے لیے پہلودار بات کہنا جس کا ظاہر دروغ ہو اور واقع میں اُس کے سچے معنے مراد ہوں اگرچہ سننے والا کچھ سمجھے بلاشبہہ باتفاق علماء دین میں جائز اور احادیث صحیحہ سے اُس کا جواز ثابت ہے جبکہ وہ حق بے اس طریقہ کے ملنا

میسر نہ ہو ورنہ یہ بھی جائز نہیں پہلو دار بات یوں مثلاً ظالم نے ظلماً اس کی کسی چیز پر قبضہ مخالفانہ اس مدت تک رکھا جس کے باعث انگریزی قانون میں تمادی عارض ہو کر حق ناحق ہو جاتا ہے مگر مخالف کے پاس اپنے قبضہ کا کاغذی ثبوت نہیں اس کے بیان پر رکھا گیا اگر یہ اقرار کیے دیتا ہے کہ واقعی مثلاً بارہ برس سے میرا قبضہ نہیں تو حق جاتا اور ظالم فتح پاتا ہے لہذا یوں کہنے کی اجازت ہے کہ ہاں میرا قبضہ رہا ہے یعنی زمانہ گزشتہ اور زیادہ تصریح چاہی جائے تو یوں کہہ سکتا ہے کہ آج تک میرا قبضہ چلا آیا اور نیت میں لفظ آیا کو کلمہ استفہام لے جیسے کہتے ہیں آیا یہ بات حق ہے یعنی کیا یہ بات حق ہے تو استفہام انکاری کے طور پر اس کلمہ کا یہ مطلب ہوا کہ کیا آج تک میرا قبضہ چلا یعنی ایسا نہ ہوا بلکہ میرا قبضہ منقطع ہو کر مخالف کا قبضہ ہو گیا یا یوں کہے کل تک برابر میرا قبضہ رہا آج کا حال نہیں معلوم کہ کچہری کیا حکم دے اور لفظ کل سے زمانہ قریب مراد لے جیسے نوجوان لڑکے کو کہتے ہیں کل کا بچہ ہے حالانکہ اس کی عمر بیس بائیس سال کی ہو اسی معنی پر قیامت کو روز فردا کہتے ہیں کل آنے والی ہے یعنی بہت نزدیک ہے یا مخالف کے قبضہ کی نسبت سوال ہو تو کہے اُس کا قبضہ کبھی نہ تھا یا کبھی نہ ہوا اور مراد یہ لے کہ کبھی وہ وقت بھی تھا کہ اُس کا قبضہ نہ تھا زیادہ تصریح درکار ہو تو کہے اُس کا قبضہ اصلاً کسی وقت ایک آن کو بھی نہ ہوا نہ ہے اور معنی یہ لے کہ حقیقی قبضہ ہر شے پر اللہ عزوجل کا ہے دوسرے کا قبضہ ہو ہی نہیں سکتا غرض جو شخص تصرفات الفاظ و معانی سے آگاہ ہے سو پہلو نکال سکتا ہے مگر ان کا جواز بھی صرف اسی حالت میں ہے جب یہ واقعی مظلوم ہے اور بغیر ایسی پہلو دار بات کے ظلم سے نجات نہیں مل سکتی ورنہ اوپر مذکور ہوا کہ یہ بھی ہرگز جائز نہیں۔

اب رہی یہ صورت کہ جہاں پہلو دار بات سے کام نہ چلے وہاں صریح کذب بھی دفع ظلم و احیاء حق کے لیے جائز ہے یا نہیں اس بارہ میں کلمات علماء مختلف ہیں بہت روایات سے اجازت نکلتی اور بہت اکابر نے منع کی تصریح فرمائی ہے حتی الوسع احتیاط اُس سے اجتناب میں ہے اور شاید قول فیصل یہ ہو کہ اُس ظلم کی